

عالم الغیب کون؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ یہ اہل سنت والجماعت کا اتفاقی و اجماعی عقیدہ ہے۔ اس اجماعی عقیدے کے خلاف نبی اکرم ﷺ کے عالم الغیب ہونے کے نظریے کی اسلام میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

نصاری اور روافض کا نظریہ :

انبیاء کے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ اسلاف امت میں کسی سے بھی ثابت نہیں، بلکہ یہ نصاریٰ اور روافض (دشمنانِ صحابہ شیعوں) سے ماخوذ ہے، جیسا کہ:

✽ علامہ عبد الرحمن بن عبد اللہ، سہلی رحمہ اللہ (508-581ھ) لکھتے ہیں:

فَلِذَلِكَ كَانَ الْمَسِيحُ عِنْدَهُمْ يَعْلَمُ الْغَيْبَ، وَيُخْبِرُ بِمَا فِي غَدٍ،
فَلَمَّا كَانَ هَذَا مِنْ مَذْهَبِ النَّصَارَى الْكَذِبَةُ عَلَى اللَّهِ،
الْمُدَّعِينَ الْمُحَالَ.

”اسی لیے نصاریٰ کے ہاں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام عالم الغیب تھے اور آئندہ کی باتوں کی خبر دیتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے اور ناممکنات کا دعویٰ کرنے والے نصاریٰ کا یہ حال تھا، تو۔۔۔“

(الروض الأنف: 2/404، عمدة القاري للعيني الحنفي: 1/55)

قرآنی دلیل :

اب اس عقیدے کے متعلق قرآنی دلیل ملاحظہ فرمائیں:

✽ ہمارے نبی محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا

أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ﴾ (الأنعام 6: 50)

”آپ کہہ دیجیے کہ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ میں غیب جانتا ہوں، نہ ہی میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔“

✽ سیدنا نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب اللہ تعالیٰ نے یوں نقل فرمایا ہے:

﴿وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ

إِنِّي مَلَكٌ﴾ (ہود 11: 31)

”میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ میں غیب جانتا ہوں، نہ ہی میں فرشتہ ہوں۔“

اس آیت کی تفسیر میں امام ابو جعفر نحاس (م: 338ھ) لکھتے ہیں:

﴿وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ﴾، أَخْبَرَ بِتَوَاضُعِهِ وَتَذَلُّلِهِ

لِلَّهِ جَلَّ وَعَزَّ، وَأَنَّهُ لَا يَدَّعِي مَا لَيْسَ لَهُ؛ مِنْ خَزَائِنِ اللَّهِ جَلَّ

وَعَزَّ، وَهِيَ إِنْعَامُهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَأَنَّهُ لَا يَعْلَمُ

الْغَيْبَ؛ لِأَنَّ الْغَيْبَ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ.

”﴿وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ﴾ (میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ

میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔) یہ فرما کر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے

دربار میں اپنی عاجزی اور بے بسی کا اظہار کیا ہے، نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کے

خزانے آپ کے پاس نہیں ہیں، آپ ایسا کوئی دعویٰ بھی نہیں کرتے۔ یہ تو اللہ

تعالیٰ کا انعام ہوتا ہے، جس بندے پر چاہے کرے۔ یہ بھی بتایا کہ آپ ﷺ غیب نہیں جانتے، کیونکہ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔“

(إعراب القرآن: 2/167)

علامہ، ابواسحاق، ابراہیم بن سری، زجاج رحمہ اللہ (241-311ھ) فرماتے ہیں:

فَاعْلَمَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ خَزَائِنَ اللَّهِ الَّتِي بِهَا يَرْزُقُ وَيُعْطِي، وَأَنَّهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَيُخْبِرُهُمْ بِمَا غَابَ عَنْهُ مِمَّا مَضَى، وَمَا سَيَكُونُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِّنَ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ.

”نبی اکرم ﷺ نے ان (مشرکین) کو بتایا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رزق و بخشش والے خزانوں کے مالک نہیں۔ نیز آپ ﷺ غیب نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے بغیر ان واقعات کی خبر دیں، جو آپ ﷺ کی غیر موجودگی میں پیش آچکے تھے یا آئندہ رونما ہونے والے تھے۔“

(معاني القرآن وإعرابه: 2/250)

مشہور مفسر، علامہ، ابو عبد اللہ، محمد بن احمد، قرطبی رحمہ اللہ (600-671ھ) فرماتے ہیں:

﴿وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ﴾، أَخْبَرَ بِتَوَاضُعِهِ وَتَذَلُّلِهِ لِلَّهِ جَلَّ وَعَزَّ، وَأَنَّهُ لَا يَدْعِي مَا لَيْسَ لَهُ، مِنْ خَزَائِنِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ، وَهِيَ إِنْعَامُهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَأَنَّهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ؛ لِأَنَّ الْغَيْبَ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ.

”﴿وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ﴾ (میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ ہی میں غیب جانتا

ہوں۔) یہ فرما کر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی عاجزی اور بے بسی کا تذکرہ کیا ہے، نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے آپ کے پاس نہیں ہیں، آپ ایسا کوئی دعویٰ بھی نہیں کرتے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا انعام ہوتا ہے، جس بندے پر چاہے کرے۔ یہ بھی بتایا کہ آپ ﷺ غیب نہیں جانتے، کیونکہ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔“ (الجامع لأحكام القرآن: 26/9، 27)

معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر جو یہ فرمایا تھا:

«أَمَّا إِنَّهَا سَتَهَبُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ؛ فَلْيَعْقِلْهُ».

”خبردار! آج رات سخت آندھی چلے گی، لہذا کوئی بھی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو، اسے باندھ لے۔“ (صحیح البخاری: 1481، صحیح مسلم: 1392)

یہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی وحی سے فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ سے آپ ﷺ کو پہلے ہی باخبر کر دیا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آندھی آنے سے قبل ہی اس کی خبر مل گئی تھی، لیکن کوئی بھی اس خبر ملنے کی بنا پر صحابہ کرام کو عالم الغیب ثابت نہیں کرتا، تو رسول اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر ملنے پر عالم الغیب ثابت کرنا کیسے درست ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور خود نبی اکرم ﷺ نے اپنے فرامین میں جا بجا اس بات کی صراحت فرمادی ہے کہ علم غیب اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے، اس کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا!

احادیث نبویہ :

آئیے اس حوالے سے کچھ احادیث بھی ملاحظہ فرمائیں :

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:



«وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ» .

”کل کیا ہونے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

(صحیح البخاری: 7379)

❁ ام المؤمنین، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے:

«إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنِسَاءٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فِي عُرْسٍ لَّهُنَّ، يُغْنِينَ : ---، وَيَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ» .

”نبی اکرم ﷺ کا گزر انصار کی کچھ عورتوں کے پاس سے ہوا، جو اپنی ایک شادی میں یہ گنگنا رہی تھیں: --- اور آپ ﷺ کل کی بات کو جانتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل کی بات کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔“

(المعجم الأوسط للطبرانی: 3401، المعجم الصغير للطبرانی: 343، المستدرک

على الصحيحين للحاكم: 185/2، السنن الكبرى للبيهقي: 289/7، وسنده حسن)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ”امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح“ قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ یثمی کہتے ہیں: وَرَجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ .

”اس حدیث کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔“ (مجمع الزوائد: 290/4)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”حسن“ قرار دیا ہے۔

❁ سیدنا جبریل علیہ السلام نے جب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب

ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«سُبْحَانَ اللَّهِ، فِي خَمْسٍ، مِّنَ الْغَيْبِ، لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا هُوَ :
 ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ
 وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ
 تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (لقمان 31 : 34) .

”سبحان اللہ! قیامت کا علم تو ان پانچ چیزوں میں شامل ہے، جو غیب سے تعلق رکھتی ہیں۔ انہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ (پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی): ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (لقمان 31 : 34) (بلاشبہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ارحام میں جو کچھ ہے، وہی اسے جانتا ہے۔ کوئی جان نہیں جانتی کہ وہ کل کو کیا کرے گی اور کسی کو یہ معلوم نہیں کہ کس زمین میں اسے موت آئے گی۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی خوب علم والا، خبر رکھنے والا ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 1/318، وسندہ حسن)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ :

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو ساری کائنات سے بڑھ کر پیکرِ نبوت و رسالت کی واقفیت رکھتے تھے، ان کا بھی یہی عقیدہ و نظریہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ غیب نہیں جانتے۔

❀ مومنوں کی ماں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ؛ فَقَدْ كَذَبَ .

”جو آپ کو یہ بتائے کہ نبی اکرم ﷺ کل ہونے والے واقعات کو جانتے

تھے، اس نے جھوٹ بولا ہے۔“ (صحیح البخاری: 4855)

صحیح مسلم (177) میں یہ الفاظ ہیں:

وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ فِي غَدٍ؛ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ
الْفِرْيَةَ، وَاللَّهُ يَقُولُ: ﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (النمل 27: 65) .

”جس کا یہ دعویٰ ہو کہ نبی اکرم ﷺ آئندہ ہونے والی باتوں کی خبر دیتے

تھے، اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا

ہے: ﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾

(النمل 27: 65) (اے نبی! آپ کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی

ہستی، سوائے اللہ تعالیٰ کے، غیب نہیں جانتی)۔

مشہور صوفی، ابو محمد، ابن ابو جمرہ (م: 699ھ) لکھتے ہیں:

وَفِي قَوْلِهِ: «وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ» إِشَارَةٌ إِلَى أَنْوَاعِ

الزَّمَانِ وَمَا فِيهَا مِنَ الْحَوَادِثِ، وَعَبَّرَ بِلَفْظِ غَدٍ لِتَكُونَ حَقِيقَتُهُ

أَقْرَبَ الْأَزْمِنَةِ، وَإِذَا كَانَ مَعَ قُرْبِهِ لَا يَعْلَمُ حَقِيقَةَ مَا يَقَعُ فِيهِ مَعَ

إِمْكَانِ الْأَمَارَةِ وَالْعَلَامَةِ؛ فَمَا بَعْدَ عَنْهُ أَوْلَى، وَفِي قَوْلِهِ: «وَلَا

يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ» إِشَارَةٌ إِلَى عُلُومِ الْآخِرَةِ،

فَإِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْلُهَا، وَإِذَا نَفَى عِلْمَ الْأَقْرَبِ انْتَفَى عِلْمُ مَا بَعْدَهُ، فَجَمَعَتِ الْآيَةُ أَنْوَاعَ الْغُيُوبِ وَأَزَالَتْ جَمِيعَ الدَّعَاوِي الْفَاسِدَةِ.

”نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان میں کہ کل کی بات کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، مختلف زمانوں اور ان میں پیش آنے والے واقعات کی طرف اشارہ ہے۔ آپ ﷺ نے غیب کی نفی کو کل کے لفظ سے تعبیر کیا ہے تاکہ اس کا اثبات قریب ترین زمانہ میں ہو۔ جب کل کے قریب ہونے اور اس میں ہونے والے واقعات کی علامات بھی موجود ہونے کے باوجود آپ ﷺ ان کے بارے میں نہیں جانتے تھے، تو دُور والے واقعات کا علم تو بلاوولی آپ ﷺ کو نہیں تھا۔ نیز آپ ﷺ کے فرمان کہ ”قیامت کب قائم ہوگی، سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا، میں علومِ آخرت کی طرف اشارہ ہے۔ قیامت کا دن آخرت کا آغاز ہے۔ جب آپ ﷺ نے سب سے پہلی چیز کے علم کی نفی کر دی، تو اس کے بعد والے حالات کے علم کی نفی خود بخود ہو گئی۔ اس آیتِ کریمہ نے غیب کی تمام اقسام کو جمع کر دیا ہے اور تمام غلط دعویٰ جات کی نفی کر دی ہے۔“ (بہجة النفوس وتحليلها بمعرفة ما لها وما عليها : 272/4)

ملخصاً، فتح الباري لابن حجر : 365/13)

الحاصل :

علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی عالم الغیب نہیں۔ قرآنِ کریم، احادیثِ نبویہ، فتاویٰ صحابہ اور ائمہ مسلمین کا یہی فیصلہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس اللہ تعالیٰ کی وحی آتی تھی اور اس بنا پر آپ ﷺ نے آئندہ کی کئی خبریں اپنی امت کو بتائیں۔ اگر اسے علم غیب کا نام دیا جائے، تو دنیا کا ہر شخص عالم الغیب قرار پائے گا۔